تحری کرکے پڑھی گئی نماز کو کیا بعد میں دہرانا بھی ہوگا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12278

تاریخ اجراء: 04ذوالحجۃ الحرام 1443ھ/04جولائی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص ایسی کسی جگہ ہو کہ جہاں قبلے کی سمت اسے معلوم نہ ہوسکے اور نہ ہی وہاں قابلِ اعتماد لوگ موجود ہوں کہ جن سے قبلہ کی سمت کا پتہ چل سکے۔ تو ایسی صورت حال میں جہاں اس کا دل جمے کہ اس طرف قبلہ ہوگا اس سمت وہ رخ کرکے نماز ادا کرلے تو کیا اس کی وہ نماز درست ادا ہوگی یا پھر گھر جا کر اسے وہ نماز لوٹانا ہوگی؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز میں استقبالِ قبلہ ایک بنیادی شرط ہے اور شرط کے بغیر نماز ہونا تو دور کی بات سرے سے نماز شروع ہی نہیں ہوتی، لہذا ممکنہ صورت میں درست سمتِ قبلہ کا تعین کرکے اسی رخ پر نماز ادا کرنا ضروری ہے تاکہ نماز ضائع ہونے سے محفوظ رہے مثلاً جیسے کمپاس، قبلہ نما اور دیگر ایسے ہی معتمد آلات کے ذریعے سے قبلہ معلوم کرنا آتا ہو تو وہ ان ذرائع سے درست سمتِ قبلہ کا تعین کرے، یونہی مسجد اور محراب کے ذریعے یا پھر کسی مستند شخص سے معلوم کرکے حتی الامکان درست سمتِ قبلہ کا تعین کرکے نماز کی ادائیگی کرے۔

اس تمہیدی گفتگو کے بعد یہ شرعی مسئلہ ذہن نشین رہے کہ اگر کوئی شخص واقعتاً کسی ایسی جگہ موجود ہو کہ جہاں اسے کسی بھی طریقے سے درست سمتِ قبلہ کا علم ہی نہ ہوسکے کہ وہاں نہ تو اسے کوئی بتانے والا شخص موجود ہو، اور نہ ہی مسجد یا محراب سے یا کسی اور مستند ذریعے سے سمتِ قبلہ کا تعین ہوسکے، تو اب ایسے شخص کے لیے حکمِ شرع یہ ہے کہ وہ تحری کرے یعنی خوب سوچ وبچار کرے جس سمت قبلہ ہونے کا اُس کا دل جمے اُسی سمت رخ کرکے وہ نماز ادا کرلے کہ اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

البتہ اس صورت میں تحری کرکے پڑھی گئی نماز درست ادا ہوگی، لہٰذا اگر بعد میں اسے اس بات کا علم ہوجاتا ہے کہ اس کی نماز قبلہ کی سمت ادا نہیں ہوئی جب بھی اس نماز کو دوبارہ لوٹانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

جس پر قبلہ مشتبہ ہوجائے تو وہ تحری کرکے نماز پڑھے، بعد میں اس نماز کا اعادہ نہیں۔ جیسا کہ الاختیار لتعلیل المختار کے متن مختار میں ہے:"وان اشتبهت عليه القبلة وليس له من يساله اجتهد وصلى ولا يعيد وان اخطأ۔"یعنی اگر کسی پر قبلہ مشتبہ ہوجائے اور اس کے پاس ایسا کوئی شخص موجود نہ ہو جس سے سمت قبلہ پوچھ سکے تو وہ سوچ بچار کرنے کے بعد نماز پڑھے گا اور تحری کرکے نماز پڑھنے کی صورت میں اگرچہ سمت قبلہ میں غلطی ہو تب بھی نماز کا اعادہ نہیں ہوگا۔(الاختیار لتعلیل المختار، ج01، ص65، مطبوعہ پشاور)

فتاوی عالمگیری میں ہے:"وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد وصلى، كذا في الهداية۔ فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لا يعيدها"یعنی اگر کسی شخص پر قبلہ مشتبہ ہوجائے اور اس کے پاس ایسا کوئی شخص موجود نہ ہو جس سے سمت قبلہ پوچھ سکے تو وہ سوچ بچار کرنے کے بعد نماز پڑھے گا، جیسا کہ ہدایہ میں مذکور ہے۔ پس اگر تحری کرکے نماز پڑھنے کی صورت میں نماز کے بعد اسے علم ہوجائے کہ اس نے غلط سمت پر نماز پڑھی ہے جب بھی اس نماز کا اعادہ نہیں ہوگا۔(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج01، ص64، مطبوعہ پشاور)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:"(ويتحرى) هو بذل المجهود لنيل المقصود (عاجز عن معرفة القبلة) بما مر (فإن ظهر خطؤه لم يعد) لما مر"یعنی پیچھے ذکر کیے گئے امور کے ذریعے سے قبلہ کی معرفت سے عاجز شخص سمتِ قبلہ کے لیے تحری کرے گا کہ مقصود کو حاصل کرنے کے لیے انتہائی کوشش یہی ہے، پس اگر بعد میں اس کا خطا پر ہونا ظاہر ہو بھی جائے جب بھی وہ اس نماز کا اعادہ نہیں کرے گا، اس وجہ سے کہ جو بات ماقبل گزر چکی ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے:"(قوله فإن ظهر خطؤه) أي بعد ما صلى (قوله لما مر) وهو كون الطاعة بحسب الطاقة"ترجمہ:"یعنی اگر نماز پڑھنے کے اس شخص پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ اس کی نماز قبلہ کی سمت ادا نہ ہوئی تو اس صورت میں اس پڑھی گئی نماز کا اعادہ نہیں، کیونکہ طاعت و فرمانبرداری حسبِ طاقت ہی بندے پر لازم ہوتی ہے۔"(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلوۃ، ج01، ص143، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے:”اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی مونھ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ **تحری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہو گئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔۔۔** اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں، مگر ان کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو لیا، یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورت میں نہ ہوئی، اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔“ (بہار شریعت، ج 01، ص 489-490، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم